تاریخ: ___/___/___

سوال نمبر 1
رسول اللہ ﷺ کے الوداعی خطبہ کے تناظر میں انسانی حقوق کی وضاحت کریں

تعارف

حج کی فرضیت کا حکم آنے کے بعد آپ ﷺ نے ایک ہی حج ادا فرمایا۔ اس حج کو "حجتہ الوداع" کہا جاتا ہے۔ اس موقع پر میدان عرفات کی وادی نمرہ میں بروز جمعتہ المبارک کو اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار ہو کر جو خطبہ ارشاد فرمایا اسے "خطبہ حجتہ الوداع" کہا جاتا ہے۔ یہ خطبہ انسانی حقوق کی پاسداری کی عملی دستاویز ہے۔ آج دنیا میں انسانی حقوق کے نام پر ہر طرف شور مچا ہوا ہے، اُن ہی حکومتوں اور افراد کو مہذب اور باشعور ہونے کا اعزاز ملتا ہے جو انسانی حقوق کے پاسدار ہوں۔ لیکن ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے چودہ سو سال پہلے ان حقوق کے بارے میں مکمل راہنمائی عطا فرمائی تھی، ویسے تو ان کی پوری زندگی اسوۂ حسنہ رہی، لیکن خطبہ الوداع تمام حقوق اور فرائض کے بارے میں ایک مکمل، صحیح اور آسان اجماع ہے۔ عورتوں کے حقوق، غلاموں کے حقوق، جان و مال کے حقوق، امانت اور صلح رحمی کا درس، نیز انسانی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں باضابطہ طور پر ہدایت کا نام ہے "خطبہ حجتہ الوداع"۔

تاریخ: ___/___/___

سرورِ کائنات حضرت محمد ﷺ کا آخری خطبہ: حجۃ الوداع

آپ ﷺ نے اس خطبہ کے موقع پر فرمایا:

"لوگو! میری بات سن لو کیونکہ میں نہیں جانتا
کہ اس سال کے بعد میں اس مقام پر شاید نہ مل سکوں۔
تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہے جس
طرح تمہارے آج دن کی، رواں مہینے کی، اور اس شہر کی
حرمت ہے۔ سن لو! جاہلیت کی ہر چیز ختم کر دی گئی ہے،
جاہلیت کے خون بھی ختم کر دیے گئے ہیں اور ہمارے خون
میں سے پہلا خون جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ ربیعہ بن
حارث بن عبد المطلب کے بیٹے کا خون ہے، یہ بچہ دودھ
پی رہا تھا کہ اسے قتل کر دیا، اور جاہلیت کا سود
ختم کر دیا گیا ہے اور ہمارے سود میں سے پہلا سود جسے
میں ختم کر رہا ہوں وہ عباس بن عبد المطلب کا سود ہے، اور
عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں
اللہ کی امانت کے ساتھ لیا اور اللہ کے کلمے کے ساتھ حلال کیا، اور
اگر وہ تمہارے ساتھ جو تمہیں گوارہ نہیں تو انہیں سخت نہ مارنا،
اور تم پر حق ہے کہ انہیں معروف کے ساتھ کھلاؤ، اور اللہ کی کتاب
کو مضبوطی سے تھامے رکھو گمراہ نہ ہوگے اور میں آخری نبی اور تم آخری
امت، رب کی عبادت کرنا، روزہ رکھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور
حکمرانوں کی اطاعت کرنا، اور میرے متعلق پوچھا جائے تو کیا کہو گے؟ آپ ﷺ
نے تبلیغ کر دی، پھر تین بار فرمایا: "گواہ رہنا"

تاریخ: __/__/__

خطبہ حجۃ الوداع کے تناظر میں انسانی حقوق

۱) اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لانا، اور اُنکی تعلیمات کے مطابق تمام حقوق العباد پر عمل

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے تمام انسانی حقوق کو بہت واضح طور پر بیان فرمایا، زندگی کے ہر پہلو سے جڑی تمام تعلیمات کو بیان فرمایا اور یہ آخری پیغام تھا رسول ﷺ کا: "لوگو یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں" (مسلم)

۲) دوسروں کے مال و جان کی حرمت کرنا

انسانی حقوق میں سب سے اہم اُن کا مال اور جانیں ہیں اور اسی بنا پر نبی کریم ﷺ نے اس خطبہ میں لوگوں کو بتایا کہ اُن کے مال اور جان کی حرمت کرنا، اور حفاظت کرنا۔ یہ انسانی حقوق کا اہم ترین امتحان ہے کیونکہ مال کی ہوس انسان کو بے لگام کر سکتی اسی لیے خاص طور پر فرمایا کہ اُن کے مال و جان کی حرمت کرنا۔

فرمایا گیا "تمہارا مال اور تمہارا خون ایک دوسرے پر حرام ہیں" (مسلم)

تاریخ ___/___/___

(۳

انسانی مساوات پر زور دیا

نبی کریمؐ نے فرمایا: "کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر، اور نہ کالے کو گورے پر، نہ گورے کو کالے پر، برتری ہے صرف تقویٰ کی بنا پر"

اس سے واضح ہوتا ہے کہ تمام انسان برابر ہیں ہاں اللہ کے سامنے معیار تقویٰ ہے، لیکن دنیا میں انسانوں میں کوئی برتر یا اکمتر نہیں ہے۔

(۴

حقوقِ نسواں کے بارے میں سختی سے تاکید

نبی کریمؐ نے عورتوں کے حقوق کے بارے میں سختی سے زور دیا، اُنہیں عورتوں کے حقوق کے بارے میں واضح طور پر بیان کیا اور مردوں کو باز پرس کیا کہ اُنکے حقوق کی ذمہ داری کو اچھے طرح سے نبھایا جائے، کیونکہ عورتیں مردوں کے لیے بنائی گئی ہیں، حضورؐ نے فرمایا:

"عورتوں کے ساتھ مہربانی اور محبت سے پیش آؤ کیونکہ خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا اور خدا کے کلام سے انہیں حلال کیا"۔

تاریخ: ___/___/___

(5) میاں بیوی کے حقوق کے بارے میں احکام

عورتوں کے حقوق کے ساتھ ہی میاں بیوی کے حقوق کے بارے میں واضح احکامات دیے گئے کہ ان کے ساتھ نرمی اور احترام سے پیش آؤ۔ اور اگر وہ کوئی ایسا کام کریں جو تمہیں گوارہ نہ ہو تو انہیں الگ کر دو۔ ویسے ہی جیسے کہ اللہ کے احکامات بیان فرمائے ہیں قرآن میں۔

(6) امن و آشتی کی تعلیم، معاشرے کی خوشحالی کیلئے

نبی کریم ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ امن و انصاف سے ہی انسانی حقوق کی مکمل تائید ہو سکتی ہے ایسا نہیں ہے کہ انسان معاشرے میں تصادم اور ناانصافی کرے اور اس بات کی امید رکھے کہ معاشرے میں امن ہوگا۔

(7) سودی کاروبار کا خاتمہ، تعلیم قرآن کی بنا پر تاکہ لوگ اس برائی سے دور رہیں

نبی کریم ﷺ نے سود کے بارے میں سختی سے منع فرمایا: "سود حرام ہے"۔

تاریخ: ___/___/___

(8) تقویٰ اور بھلائی کی تاکید

انسانوں کو ایک دوسرے پر کوئی برتری نہیں ہے، اگر ہے تو تقویٰ کی بنیاد پر۔ تقویٰ سے مراد ہے کہ اللہ کے ڈر اور خوف سے اس کام کو چھوڑ دینا اور اس کے بندوں کے حقوق کو پورا کرنا، اور اس کے بارے میں بہت بار تاکید کی۔

(9) جاہلیت کا خاتمہ کا حکم

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جاہلیت کو ختم کر دیا گیا ہے، اب دوسروں کو معاف کر دو، میں بھی معاف کرتا ہوں، اور اسی طرح جب جاہلیت ختم ہو گی تو معاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے گا اور تمام حقوق و فرائض باقاعدگی سے ادا ہونگے۔

(10) وحدت اور اخوت کا حکم

نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:
"سب مسلمان بھائی بھائی ہیں جو چیز ایک بھائی کی ہے، وہ دوسرا نہیں لے سکتا جب تک وہ خوشی سے نہ دے۔"

(11

غلاموں کے ساتھ صلہ رحمی اور اُنکے حقوق

آپؐ نے غلاموں کے حقوق کی ادائیگی کا سختی سے حکم دیا۔

"اپنے غلاموں کا خیال رکھو، انہیں وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے اور ان سے کوئی ایسا قصور سرزد ہو جائے جو معاف نہیں کر سکتے تو جدا کر دو۔" (مسلم)

(12

انصاف پسندی اور عدل کا بیان، دوسروں کے حقوق کو ذمہ داری سے پورا کیا جائے

انصاف پسندی اور عدل کے قیام کے لیے بھی سختی سے حکم دیا آپؐ نے فرمایا کہ:

"اپنے آپ کو بے انصافی سے بچائے رکھو"

(13

امانت داری کا التزام، دوسروں کی امانت میں خیانت نہ کی جائے

نبی کریمؐ نے امانت داری کا سختی سے حکم دیا، اور دوسروں کی چیز کو بغیر اجازت کے حرام قرار دیا۔

تاریخ ___/___/___

(۱۴ معاف کرنے کی تعلیم اور حکم، کہ اس سے معاشرے میں سکون رہتا

نبی کریمؐ نے معاف کرنے کا حکم بار بار فرمایا کیونکہ اُسی سے معاشرے میں سکون قائم رہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جاہلیت کے دور کی باتوں کو ختم کر دو، اور سب کو معاف کرنا سکھو، اور معاف کرنے والے اللہ کو بھی پسند ہوتے۔

حاصلِ کلام

انسانی حقوق کی پاسداری کے لیے جو جو اہم احکامات ہیں وہ تمام خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریمؐ نے بڑے واضح طور پر بیان کر دیے۔ نرمی، صلہ رحمی، تقویٰ، امانت داری، عفو درگزر اور ان خصوصیت سے ہٹ کر، نمایاں طور پر غلاموں کے حقوق، عورتوں کے حقوق کے بارے میں ہر چیز کو بیان فرمایا۔ اگر ان سب تعلیمات پر عمل کر لیا جائے تو معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

تاریخ: ___/___/___

سوال نمبر #02

اسلامی تہذیب ایک منفرد شناخت ہے۔ اس کی خصوصیات واضح کریں۔

تعارف

اسلامی تہذیب کا آغاز حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کے دنیا میں آنے سے ہوا۔ اُن کے اس دنیا میں آنے کے بعد جو احکامات نازل ہوئے اور جن کی بنا پر انسانوں کو تہذیب سے آشکار کیا گیا، وہ نمایاں پہلو یا احکامات ہی اسلامی تہذیب کو منفرد کرتے ہیں۔ ایک مادی پہلو ہے، ایک روحانی۔ مادی پہلو سے تہذیبوں میں رد و بدل ہوتا رہتا ہے لیکن روحانی لحاظ سے دیکھا جائے تو اسلامی تہذیب کے اصول اور ضوابط ایسے ہیں کہ وہ رہتی دنیا تک مکمل اور منفرد ہیں ان میں کسی قسم کی رد و بدل کی ضرورت نہیں ہے۔ ان میں توحید، رسالت، اسلامی اقدار، مساوات، انصاف، تزکیہ نفس اور ایسے بے شمار اصول ہیں جو اسلامی تہذیب کو ایک مکمل سانچے میں ڈھالتے ہیں۔

تاریخ: ___/___/___

تہذیب کے لغوی اور اصطلاحی معنی

لغوی معنی

تہذیب کا لفظ عربی زبان 'ھذب' سے آیا ہے جس کے معنی ہیں ، پاک کرنا ، کانٹ چھانٹ کرنا ، اصلاح کرنا ، بہتر بنانا وغیرہ۔

اصطلاحی معنی
ورلڈ انسائیکلوپیڈیا کے مطابق

"تہذیب کسی گروہ کی پختہ عادات ، روایات ، سماجی ، معاشرتی رسومات ، معاملات اور روحانی و علمی رجحانات و حالات کے مجموعے کا نام ہے جو بڑوں سے چھوٹوں کی طرف منتقل ہوتی ہے"

اسلامی تہذیب کی ایک منفرد شناخت

اسلامی تہذیب کا سماج اور انسانی شخصیت بنانے میں اہم کردار ہوتا ہے۔ عظمت انسانی اسلامی تہذیب کا سب سے اہم پہلو ہے۔ دوسری تہذیبیں اس تصور سے عاری اور محروم ہیں۔ انسانی حیات میں ہونے والے تمام اہم مواقع میں

اسلامی تہذیب اہم کردار ادا کرتی ہے۔
اسلامی تہذیب نظریہ حیات و کائنات، فلسفہ
تاریخ، تاریخی شعور، علوم و فنون کے اصول
و اساس قرآن و حدیث ہے جیسا کہ ارشادِ باری ہے:

"اور کوئی بتا نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ
اسے جانتا ہے" (الانعام)

اسلامی تہذیب کی نمایاں خصوصیات

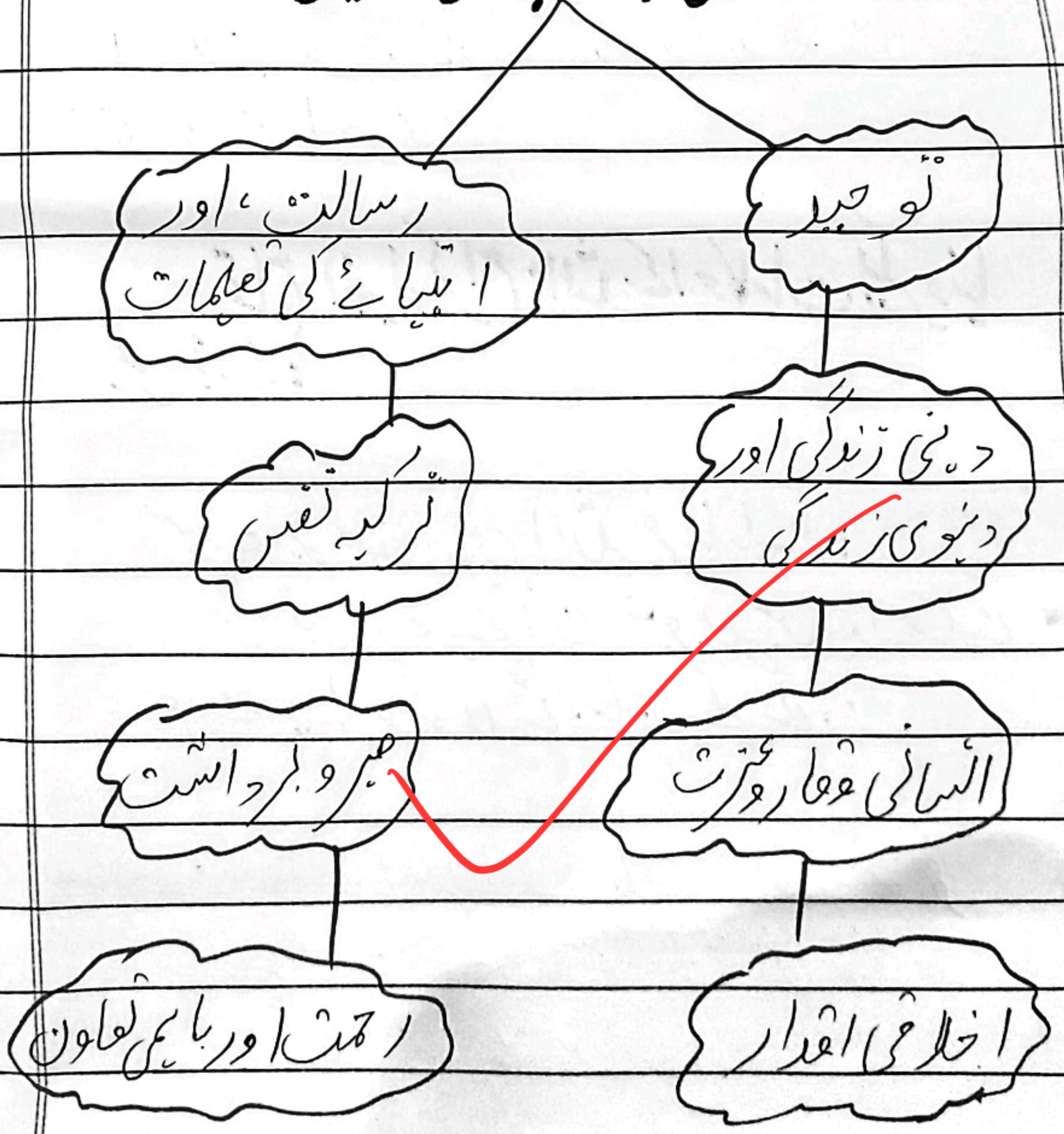

تاریخ: ___/___/___

پہلی خصوصیت: توحید

سورہ اخلاص میں فرمایا گیا:

"کہو کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں، نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور اُنکا کوئی ہمسر نہیں۔"

اسلامی توحید میں عقیدہ توحید کو سب سے اہم جگہ حاصل ہے۔

تمام انبیاء کرام، اللہ کے احکامات لیکر دنیا میں آئے:

سورہ یوسف میں اللہ فرماتا ہے:

"تمہارے لیے ان قصوں میں ہدایت ہے جو تم سے پہلے لوگوں کے بیان کیے گئے۔"

وہ تمام احکامات، ہدایات اور قصے جو قرآن پاک میں بیان کیے گئے ہیں وہ سب انسانوں کی ہدایت کے لیے ہیں۔

تاریخ: ___/___/___

دنیا کی زندگی عارضی اور حقیقی زندگی آخرت کی

اسلامی تہذیب انسان کو ایک چیز سے ہمیشہ باور کرواتی ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور در اصل یہ ایک امتحان گاہ ہے اور حقیقی انسان کی زندگی تو اس دنیا کے بعد کی ہے، وہ انسان کو جزا کے بعد اس کی حقیقی زندگی کی طرف لے جائے گا اسلامی تہذیب انسان کو اس چیز سے ہمیشہ آشکار کرتی ہے۔

سورہ الروم میں فرمایا گیا:

"وہ ہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا"

اسلام کو ہی دین کا درجہ حاصل ہے

سورہ آل عمران میں فرمایا گیا کہ:

"بے شک اللہ کے ہاں دین صرف اسلام ہے"

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تہذیب میں دین اسلام کو ہی اولین درجہ حاصل ہے، اور کوئی مذہب اس چیز سے قریب تر بھی نہیں ہو سکتا ہے اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے گا تو اسکو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور یہ ایک منفرد خصوصیت ہے اسلامی تہذیب کی۔

تاریخ ___/___/___

تزکیہ نفس اسلامی تہذیب کا بنیادی جز

نبی اکرم ﷺ صحابہ کرامؓ کو تزکیہ نفس کا حکم دیتے تھے اور انہیں محبت اور عزت و احترام کے آداب سکھاتے تھے۔ تزکیہ سے مراد ہے کہ اپنے آپ کو پاک کر لینا

"اس نے فلاح پائی جس نے اپنے آپ کو پاک کیا"
(القرآن)

انسانی عزت و وقار کا فروغ

اسلامی تہذیب کا ایک اہم عنصر انسانی عزت و وقار ہے۔ وہ معاشرہ جس میں دوسرے کی عزت و وقار کا خیال نہیں رکھا جاتا وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ انسان کو تو اللہ نے خود اشرف المخلوقات کا درجہ دے دیا ہے۔ انسان اللہ کا نائب ہے اس کی عزت اسی بات میں ہے کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کرے۔

فرمایا گیا کہ:

"اور میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے" (القرآن)

تاریخ: ___/___/___

اخلاقی اقدار کا قیام اور فروغ

اسلامی اقدار میں صبر و استقامت، رحم، عفو و درگزر اور ایسے تمام احکامات ہیں۔

فرمایا گیا:
"نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو"
(سورہ البقرہ)

صبر و برداشت کا حکم

قرآن پاک میں ارشاد ہوا کہ:
"تم ایک دوسرے کو حق اور صبر کی نصیحت کرو" (سورہ العصر)

صبر و برداشت کا اسلامی تہذیب میں ایک اہم جگہ ہے اور اس کا حکم بہت بار دیا گیا ہے۔ یہ وہ ایسے عناصر ہیں جو اسلامی تہذیب کو مزید آراستہ اور مزین کر دیتے اور اسکی مثال کی تہذیب میں نہیں ملتی ہے جس کی روحانی لحاظ سے بھی سکون دیتا ہے۔

تاریخ: ___/___/___

نرمی اور رحمت کا خصوصی بیان

جذبۂ رحمت اور نرمی ایک شریفانہ جذبہ ہے اور یہ اسلام کی تہذیب کو مزید مضبوط کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ خود فرماتے تھے کہ: "مجھے رحمت اللعلمین بنا کر بھیجا گیا" اور اللہ کو بھی ان کی تمام صفات میں سے نرمی اور عفو ودرگزر پسند ہیں، اور یہی صفات میں بھلائی کی راہ ہموار کرتی ہیں۔

بقول شاعر

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

باہمی تعاون اور بیجہتی اہم حیثیت اسلامی تہذیب میں

اسلامی تہذیب میں باہمی تعاون کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ جیسے کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے مل کر کعبہ کا کام مکمل کیا۔ "اور یاد کرو ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ جب گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے تو دعا کرتے جا رہے تھے: اے ہمارے رب ہم سے یہ خدمت قبول فرما، تو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے" (البقرہ)

اور جو بھی کیا جائے وہ صدق دل اور اخلاص کی نیت سے کیا جائے، اس منفرد خصوصیات سے ہی اسلامی تہذیب مزین ہوئی۔

تاریخ: ___/___/___

تزکیہ نفس، اہم جز

اسلامی تہذیب کی خصوصیات میں تزکیہ نفس کو اہم حیثیت حاصل ہے، تزکیہ کا مطلب ہے پاک ہونا، بڑھنا اور نشوونما پانا، انسانی معاشرے میں اس سے بہت فوائد حاصل ہو سکتے۔

"وہ مراد کو پہنچا جس نے نفس کو پاک کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے خاک میں ملا دیا" (الشمس)

سماجی انصاف

نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر بھی بار بار فرمایا کہ "اپنے آپ کو بے انصافی سے بچا کر رکھو" وہی معاشرہ اور عالمی تہذیب ترقی پا سکتی ہے جو سماجی انصاف کو فروغ دے۔

قانون کی حکمرانی

اسلامی تہذیب میں قانون اور عدل کی حکمرانی کا اہم طور پر بیان کیا گیا ہے، حاکمیت اعلیٰ کا مالک صرف اللہ ہے اور اس کے بندوں کو حکم ہے کہ وہ قانون کے تقاضوں کے مطابق انصاف کریں۔ اور تمام اسلامی طرز کے قوانین آج کے دور کے لحاظ سے بھی اسے منفرد بناتے ہیں۔

تاریخ: ___/___/___

حاصلِ کلام

اسلامی تہذیب میں جتنے بھی افکار اور احکامات ہیں وہ تمام اسلامی تہذیب کو منفرد اور نمایاں بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اصولوں پر مبنی اسلامی تہذیب میں تمام ادوار کے لوگوں کے لیے یکساں احکام اور بیان ہیں، اور یہی چیز اس تہذیب کو منفرد بناتی، دوسرا یہ کہ اسلامی تہذیب انسان کے روحانی معاملات کو حل کرتی ہے، اور اسی لیے انسان کو ہمیشہ امید کی طرف لے کر جاتی ہے۔

12